نظم نمبر: 1

حمد

● مصنف : مظفر وارثی ● صنف : نظم ● ماخذ : بابِ حرم

حالاتِ زندگی:

مظفر وارثی ۲۳ دسمبر ۱۹۳۳ء کو بھارت کے شہر میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ پاکستان بنا تو یہاں تشریف لے آئے۔ وہ نظم اور غزل میں اپنے خاص اسلوب کی پہچان رکھتے ہیں۔

علمی و ادبی خدمات:

انھوں نے نعت کے میدان میں بھی شہرت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں مسحور کن آواز سے نوازا تھا۔ انھوں نے بہت دل نشین انداز میں نعت گوئی کی۔ انھوں نے فلموں کے لیے بھی گیت لکھے۔ ان کے متعلق احسان دانش نے کہا تھا "اگلا زمانہ مظفر وارثی کا ہے۔" ان کا انداز ترنم بڑا دل نشیں تھا۔ ان کی آواز میں اک خاص سوز تھا۔ جب وہ ترنم سے گاتے تھے تو سامعین عش عش کر اٹھتے تھے۔ مظفر وارثی کی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان کی جانب سے انھیں اعلیٰ سول ایوارڈ حسن کارکردگی یعنی پرائیڈ آف پرفارمنس سے نوازا گیا۔

تصانیف:

تصانیف میں برف کی ناؤ، حریم لہجہ، کھلے دریچے، بند ہوا اور ظلم نہ سہنا شامل ہیں۔ انھوں نے " گئے دنوں کا سراغ " کے نام سے اپنی سوانح عمری بھی لکھی۔ ان کا انتقال ۲۸ جنوری ۲۰۱۱ء کو لاہور میں ہوا۔

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فلک	آسمان	تلک	تک
دنیائیں	دنیا کی جمع، جہاں	جھلک	دکھاوا، نظر آنا
جدا	الگ	سحر	صبح
پھوٹتی	نمودار ہونا	سبزہ	زرخیزی، گھاس
گل	پھول	سنگ	پتھر
آہنگ	آواز	جستجو	کوشش، تلاش
رہنما	راستہ دکھانے والا	نشان	کھوج، سراغ
حمد و ثنا	اللہ رب العزت کی تعریف بیان کرنا	سونپ	حوالے کرنا، ذمہ داری دینا
منصب	مرتبہ، شرف	آدمیت	انسان، آدم کی اولاد
خلافت	جانشینی، قائم مقام	شوقِ سجدہ	اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکنے کا ذوق
عنایت	عطا، مہربانی	خم رہے	جھکی رہے
دہلیز	چوکھٹ، آستانہ	التجا	گزارش، درخواست

﴿اشعار کی تشریح﴾

شعر نمبر1:

یہ زمیں، یہ فلک، ان سے آگے تلک
جتنی دنیائیں ہیں سب میں تیری جھلک
سب سے لیکن جدا، اے خدا! اے خدا!

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان: حمد
شاعر کا نام: مظفر وارثی
ماخذ: بابِ حرم

مفہوم :

زمین و آسمان کی بناوٹ اور اس دلچسپ نظام میں اللہ تعالی کی جھلک نظر آتی ہے۔۔

تشریح :۔

مظفر وارثی کو اردو کے موضوعاتی شاعری میں ایک اہم مقام و مرتبہ حاصل ہے ۔ انھوں نے بالخصوص اردو حمد و نعت کو ایک نئی جہت دی۔ مظفر وارثی نے جس انداز میں باری تعالی کی ذات اقدس کے ایک پہلو اور کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالی کی ذات و صفات کو ثابت کیا ہے وہ انھی کا خاصہ ہے۔ اس شعر میں مظفر وارثی صاحب بیان کرتے ہیں کہ اتنی بڑی وسیع و عریض کائنات اور نیلگوں آسماں ، یہ صرف اس حد تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ اس کائنات کا سلسلہ زمین و آسمان سے آگے تک ہے۔ ستارے، سیارے، سورج، چاند ، بناوٹ کے اعتبار سے یہ سب ایک دوسرے سے جدا جدا ہیں ، اور اپنی بناوٹ کے اعتبار سے ان سب کی بناوٹ میں بنانے والے کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس عظیم خالق کی تخلیقات کا یہ سب مظہر ہیں، کہ جب وہ فرماتا ہے کن ۔۔"ہو جا " تو اتنی بڑی کائنات کہ انسانی عقل و شعور جس کا احاطہ بھی نہیں کر سکتی وہ سب خود بخود وجود میں آگئی ۔ یہ سب اپنی تخلیق میں ایک دوسرے سے جدا جدا ہیں ۔ زمین پر زندگی کا وجود ہے سورج اپنی حرارت اور گرمی سے اس زمین کے لیے اہم خیال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح چاند کی چاندنی، یہ نظام شمسی اس میں تیرتے ہوئے بڑے بڑے سیارے، ستارے ایک نامعلوم منزل کی طرف گامزن ہیں۔ چاہے وہ زمینی انتظام ہے یہ نظام آسمانی ہے اس سب میں اس کی عظمت و شان کا ظہور ہے وہ رب کائنات اپنی صفات اور کمالات میں واحد و یکتا ہے ۔جیسا کہ کلام پاک میں اللہ خود فرماتا ہے" آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتی" قادر مطلق ہے اس سارے نظام کو اس نے حکمت و دانائی سے قائم فرمایا اور جب تک وہ چاہے یہ نظام قائم و دائم رہے گا۔ مظفر وارثی اس مضمون کو ایک اور نظم میں یوں بیان کرتے ہیں۔

کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے وہی خدا ہے
دکھائی بھی جو نہ دے نظر بھی جو آ رہا ہے وہی خدا ہے

اس کائنات کا ذرہ ذرہ انسان کو دعوت فکر دے رہا ہے ، کہ اگر وہ ذرا سا بھی غور و فکر سے کام لے تھوڑا سا تدبر سے سوچے تو اس کی سمجھ میں یہ بات آ جاتی ہے کہ اتنی بڑی کائنات خود بخود وجود بھی نہیں آئی ۔ہے کوئی جو اس کا پیدا کرنے والا ہے کوئی عظیم ذات ہے جو سارے نظام کو چلا رہی ہے وہ بابرکت رب ہے جس نے نہ صرف اس تمام کائنات کو پیدا کیا بلکہ اس کا مالک بھی ہے اس کا خالق بھی ہے اور اس زمین و اسمان میں موجود تمام کائنات اور اس کی مخلوقات کا رازق بھی ہے۔

زمیں کو رونق بخشی تیرے ہی نور نے مولا
فلک کی گہما گہمی ہے تیرے نور کے دم سے

شعر نمبر2:

ہر سحر پھوٹتی ہے نئے رنگ سے
سبزہ و گل کھلیں سینہ سنگ سے
گونجتا ہے جہاں تیرے آہنگ سے

جس نے کی جستجو مل گیا اس کو تو
سب کا تو رہنما، اے خدا! اے خدا!

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: حمد
شاعر کا نام: مظفر وارثی
ماخذ: بابِ حرم

مفہوم :

دن اور رات کے نظام میں اس کی قدرت کا اظہار ہے ہر طرف اسی کا سکہ چلتا ہے جو اس کی جستجو کرتا ہے اس کو پا لیتا ہے۔

تشریح :۔

مظفر وارثی کو اردو کے موضوعاتی شاعری میں ایک اہم مقام و مرتبہ حاصل ہے ۔ انہوں نے بالخصوص اردو حمد و نعت کو ایک نئی جہت دی۔ مظفر وارثی نے جس انداز میں باری تعالی کی ذات اقدس کے ایک پہلو اور کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالی کی ذات و صفات کو ثابت کیا ہے وہ انھی کا خاصہ ہے۔ مظفر وارثی صاحب اس بند میں بیان کرتے ہیں کہ زمین پر ہمیں اللہ تعالی کی قدرت کی جتنی بھی نشانیاں نظر آتی ہیں وہ سب اس کے جلوؤں کے انداز ہیں۔ زمین پر نظام شمسی و قمری کے مظہر کے طور پر دن اور رات کا تبدیل ہونا، ہر روز طلوع ہونے والی صبح ، نیا انداز، اور نئے جلوے لے کر ظہور پذیر ہوتی ہے۔ دن اور رات کا نظام، مہینوں اور سالوں پر محیط زندگی، موسموں کا تبدیل ہونا، یہ سب کچھ مظہر خداوندی ہے۔ اور یہ سب کچھ انسان کے لیے پیدا کیا گیا۔ چونکہ وہ رازق کائنات بھی ہے تو انسان کے رزق کے اظہار کے طور پہ چٹیل اور بنجر زمین سے خوبصورت سبزہ اور پھول کھلائے۔۔ سبزیاں اور پھل، مختلف اجناس جو انسان زمین سے حاصل کرتا ہے اور اپنی ضروریات پوری کرتا ہے ۔ یہ سب اس رزق عطا کرنے والے کا فضل و کرم ہے۔ اسی طرح اس زمین کو گہما گہمی کا مرکز بنا دیا گیا۔ انسان کی طرح طرح کی آوازیں ، پرندوں کا چہچہانا ، درندوں کا غرانا ، چوپایوں کا ہنہنانا ، ہر طرف اس کا رنگ و آہنگ جھلکتا ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود وہ کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ مظفر وارثی صاحب اس مضمون کو ایک جگہ یوں بھی بیان کرتے ہیں کہ

تلاش اس کو نہ کر بتوں میں وہ ہے بدلتی ہوئی رتوں میں
جو دن کو رات اور رات کو دن بنا رہا ہے، وہی خدا ہے

لیکن اس کو ڈھونڈنے والے اس کی بارگاہ میں اس کے فضل و کرم سے اس کو پا ہی لیتے ہیں۔ جس نے اس باغ دنیا میں لازوال بہار برپا کر رکھی ہے اس خوبصورت باغ کا مالک و مختار اور رہنما اللہ ہی کی ذات ہے۔ جیسے اللہ تعالی قران مجید میں خود ارشاد فرماتا ہے

"کہ اس جیسی اس کائنات میں کوئی شے نہیں"

اگر انسان اس رب کو ڈھونڈنا چاہتا ہے اس حقیقی معبود کو تلاش کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اللہ کے نیک بندوں کی طرح اس خوبصورت نظام پر غور کر لے کہ کیسے تاریک رات میں سے ایک اجلا ہوا خوبصورت اور روشن دن طلوع ہوتا ہے ۔ ایک سحر پھوٹتی ہے۔ اس طرح اجالے میں سے اللہ تعالی تاریکی کو نکالتا ہے۔ مظفر وارثی نے بہت خوبصورت انداز میں وجود باری تعالی کے حوالے سے دلائل پیش کیے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہی اس کائنات کا مالک و مختار ہے اور اس کائنات کے ذرے ذرے کا مالک ہے اور رب نے ہی اس کائنات کو آباد کر رکھا ہے۔ اس مضمون کے ایک اور شاعر نے یوں بھی بیان کیا ہے

یہ سرد و گرم خشک و تر اجالا اور تاریکی
نظر آتی ہے سب میں شان اسی کی ذات باری کی

شعر نمبر3:

ہر ستارے میں آباد ہے اک جہاں
چاند سورج تیری روشنی کے نشاں
پتھروں کو بھی تونے عطا کی زباں
جانور آدمی کر رہے ہیں سبھی
تیری حمد و ثنا، اے خدا! اے خدا!

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: حمد
شاعر کا نام: مظفر وارثی
ماخذ: بابِ حرم

مفہوم :

کائنات کے ہر ذرے میں ایک نیا جہاں آباد ہے۔ سورج اور چاند رب تعالیٰ کی روشنی کے مظہر ہیں ۔ اس نے ہر ایک جاندار کو زبان عطا فرمائی حتیٰ کہ پتھر بھی بولتے ہیں۔

تشریح :۔

مظفر وارثی کو اردو کے موضوعاتی شاعری میں ایک اہم مقام و مرتبہ حاصل ہے ۔ انھوں نے بالخصوص اردو حمد و نعت کو ایک نئی جہت دی۔ مظفر وارثی نے جس انداز میں باری تعالیٰ کی ذات اقدس کے ایک پہلو اور کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کو ثابت کیا ہے وہ انھی کا خاصہ ہے۔ مظفر وارثی صاحب اس شعر میں اس کائنات میں جگہ جگہ پھیلی ہوئی نشانیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ذات ذات باری تعالیٰ کو پہچاننے کی دعوت دے رہا ہے۔ یہ کائنات جو کہ اسرار و رموز سے بھری پڑی ہے۔ جب انسان اس کائنات اور اس سے جڑے اجزا پر غور و فکر کرتا ہے تو اس پر حیرت کے در وا ہوتے ہیں ۔ اس پر یہ عقدہ کھل جاتا ہے کہ آسمان پر چمکتے ستارے، کہکشاں، جگمگاتے سیارے، یہ کسی الگ ہی دنیا کی طرف اشارہ کرتے ہیں ۔ شاعر سورج اور چاند کو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیتا ہے ۔ قران مجید میں بھی اللہ فرما ارشاد فرماتا ہے ۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ

" اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے "

چاند اور ستارے سے دن اور رات کا نظام مشروط ہے۔ یہ کائنات مجموعہ اضداد ہے ۔ اگر یہاں دن کا اجالا ہے تو رات کی تاریکی بھی ہے۔ اس طرح موسموں کی تبدیلی نظام بھی سورج کی گردش سے مشروط ہے۔

عرش و فرش و زمان جہت اے خدا
جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ تیرا

جس طرح رب کائنات نے انسان ، جانوروں ، درندوں چرندحشرات الارض کو بھی زبان کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔ اسی طرح مالک ارض و سماں کی تعریف و توصیف اس کی ہوئی دی ہوئی توفیق سے اپنی زبان سے ہر ہر شے ادا کر رہی ہے۔ پتھر جو کہ ایک بے جان جز ہے ۔وہ بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔ انسان کی تخلیق کا تو مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنا ہے۔

شعر نمبر4:

سونپ کر منصب آدمیت مجھے
تو نے بخشی ہے اپنی خلافت مجھے
شوکت سجدہ بھی کر اب عنایت مجھے
خم رہے میرا سر تیری دہلیز پر
ہے یہی التجا، اے خدا! اے خدا!

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: حمد

شاعر کا نام: مظفر وارثی

ماخذ: بابِ حرم

مفہوم :

اے اللہ تو نے مجھے انسان پیدا کیا اور اپنی خلافت کا شرف بخشا۔ اب مجھے عبادت کا بھی ذوق و شوق عطا فرما۔

تشریح:۔

مظفر وارثی کو اردو کے موضوعاتی شاعری میں ایک اہم مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ انھوں نے بالخصوص اردو حمد و نعت کو ایک نئی جہت دی۔ مظفر وارثی نے جس انداز میں باری تعالی کی ذات اقدس کے ایک پہلو اور کائنات کی تخلیق میں اللہ تعالی کی ذات وصفات کو ثابت کیا ہے وہ انھی کا خاصہ ہے۔ مظفر وارثی صاحب اس شعر میں انسان کا کائنات میں بھیجا جانا اور اس کے مقصد سے اگاہ کر رہے ہیں کہ اللہ تعالی نے انسان اس کائنات میں بے شمار مخلوقات کو پیدا فرمایا لیکن لیکن جس کا درجہ سب سے برتر والا ہے وہ انسان ہے جس میں نہ تو پرندوں جیسی بلند پروازی ہے نہ ہی جنگلی جانور جیسی چستی و تیزی نہ ہی آپ بھی مخلوق کی طرف سے گہرے پانیوں میں جا کر رہنے کی صلاحیت ملی لیکن اللہ رب العزت نے اسے صفت عقل عطا کر کے تمام مخلوقات میں برتر و اعلیٰ بنا دیا سب سے بڑھ کر انسان کو اس زمین پر اپنا نائب منتخب فرمایا خلافت کی خلات عطا فرمائی پھر فرشتوں سے سجدہ بھی کروایا رب ارض و سماء نے انسان کو اس کی تخلیق مقصد بھی عطا فرمایا کہ انسانوں کو اس دنیا میں اس کی عبادت کے لیے بھیجے گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتا ہے۔"بے شک ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا" حالانکہ وہ تو ایسا قادر مطلق ہے کہ

نظر بھی رکھے سماعتیں بھی، وہ جان لیتا ہے نیتیں بھی
جو خانہ لاشعور میں جگمگا رہا ہے، وہی خدا ہے

مظفر وارثی ان اشعار میں رب قدیر سے دعا کر رہے ہیں۔ کے میرے رب تیرا اکرم اور فضل ہے کہ تو نے مجھے انسان پیدا فرمایا اس سے بھی بڑھ کر تیرا فضل کہ تم نے اپنا ماننے والا بنایا لیکن میں ایک ناقص انسان ہوں اور انسان خطا کا پتلا ہے اس کی انسان کا نفس بہت ہی خطرناک اس کا کھلا دشمن ہے ہم نے نفس کی پیروی میں وہ گمراہی میں پڑ جاتا ہے اس لیے جب تک رب کا کرم شامل حال نہ ہو تو انسان میں شوق عبادت کا ذوق پروان نہیں چڑھ سکتا اس لیے شاعر بھی اللہ تعالی سے شوق سجدہ کی توفیق طلب کر رہا ہے اور اپنے لیے ہمیشہ سے یہی دعا قرار کرتا ہے کہ میں ہمیشہ ہی تیری بندگی کرتا رہوں اور میری جبین تیرے سر پر جھکتی رہے ایسا کرم فرما دے کہ جب اس دنیا سے بھی جانا ہو تو تیرے نام سے ہی اس دنیا سے جانا نصیب ہو۔

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا سجود بھی حجاب میرا قیام بھی حجاب

نظم کا مرکزی خیال

نظم کا عنوان: حمد

شاعر کا نام: مظفر وارثی

مرکزی خیال:

شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اس کائنات کی ہر شے سے رب کی قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔ بلاشبہ جو شخص خلوص دل سے تجھے ڈھونڈتا ہے، پالیتا ہے۔ ہر شے اپنے اپنے انداز سے اس کی حمد و ثنا میں محو ہے۔ انسان کا شرف آدمیت اس بات کا متقاضی ہے کہ اس کا حق بندگی اس کی دی ہوئی توفیق سے ادا کرے۔

نظم کا خلاصہ:

نظم کا عنوان: حمد

شاعر کا نام: مظفر وارثی

خلاصہ:

شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کائنات اور زمین میں رب کائنات کی جھلک نظر آتی ہے۔ صبح کا پھوٹتا اجالا، زمین سے نکلتا زرخیز خزانہ یہ سب رنگ و آہنگ اسی کے ہونے کا پتہ دیتے ہیں۔ اس کے چاہنے والے اسے حاصل کر ہی لیتے ہیں۔ وہ سب کا رہنما ہے۔ ہر ستارہ ایک الگ جہاں آباد کیے ہوئے ہے۔ سورج اور چاند اس کے نور کے مظہر ہیں۔ جاندار اور بے جان اشیاء سب اس کی حمد و ثنا میں مگن ہیں۔ اے اللہ! تیرا فضل و کرم کے تو نے مجھے آدمی اور اپنا خلیفہ بنایا ہے تیری بارگاہ سے یہ التجا ہے کہ تو مجھے اپنی عبادت کا ذوق و شوق عطا فرما۔ (آمین)

﴿مشقی سوالات﴾

سوال1: حمد کے متن کے مطابق لفظ لے کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) گونجتا ہے جہاں تیرے آہنگ سے

(ب) ہر ستارے میں آباد ایک جہاں

(ج) پتھروں کو بھی تو نے عطا کی زباں

(د) سونپ کر منصب آدمیت مجھے

(ہ) شوق سجدہ بھی کر اب عنایت مجھے

سوال2: حمد کے متن سے متعلق نیچے دیے ہوئے سوالوں کو مختصر جواب لکھیں۔

الف. شاعر کے نزدیک دنیا میں ہر سحر کس رنگ میں پھوٹتی ہے؟

جواب: **نیا رنگ**

شاعر کے نزدیک دنیا میں ہر سحر ایک نئے رنگ، اجالے اور روشنی کی مانند پھوٹتی ہے۔

ب. یہ جہاں ہر دم کس کے رنگ آہنگ سے گونجتا ہے؟

جواب: **قدرت کے آہنگ**

یہ جہاں ہر دم اللہ تعالیٰ کے آہنگ سے ہی گونجتا ہے۔ ہر شے کو اس جہان میں اللہ تعالیٰ نے مختلف آوازوں سے نوازا ہے جس سے یہ دنیا پر رونق ہے اور یہ تمام آوازیں ہر مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ عنایت ہوئی ہیں۔

ج. حیوانات و جمادات کس کی حمد و ثنا کرتے ہیں؟

جواب: **حمد و ثناء**

حیوانات اور جمادات سب اللہ تعالیٰ ہی کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔

د. اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کا منصب کسے عطا کیا ہے؟

جواب: **منصبِ خلافت**

اللہ رب العزت نے انسان کو اپنا نائب اور خلیفہ زمین پر مقرر کیا ہے۔

ہ. شاعر باری تعالی سے شوق سجدہ کا طلب گار کیوں ہے؟

جواب: **شوق سجدہ**

شاعر اللہ تعالی سے اس لیے شوق سجدہ طلب کر رہا ہے ، کیونکہ اللہ تعالی ہی اپنی عبادت کی توفیق جسے چاہے عطا فرماتا ہے تو شاعر اس لیے اللہ تعالی کی بار گا عبادت کا ذوق اور شوق عطا فرما دے۔

سوال3: "حمد " کہ متن کے مطابق کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

جواب: **متعلقہ الفاظ کا ملاپ**

کالم الف	کالم ب
سینہ	سنگ
زمیں	فلک
سبزہ	و گل
چاند	سورج
منصب	آدمیت
شوق	سجدہ

سوال4: اعراب لگا کر درست لفظ واضح کریں۔

فلَک، سَحَر، جُستجُو، خِلافَت،۔ آدَمِیّت،۔ مَنصَب،۔ شُوقِ سَجدَہ،۔ سَبزَہ گُل

سوال5: کتاب میں شامل حمد کی روشنی میں حمد اور مناجات میں فرق واضح کریں۔

جواب: **فرق**

حمد سے مراد ایسی نظم یا اشعار ہوتے ہیں جن میں اللہ تعالی کی تعریف اور حمد و ثنا بیان کی جائے

جبکہ **مناجات** اردو شعری اصطلاح میں ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالی کی حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ اپنا عجز و انکسار ظاہر کر کے دعا اور التجا کی جائے۔

کثیر الانتخابی سوالات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

1. **مظفر وارثی کا اصل نام تھا۔**

(A) ظفر الدین (B) دلاور علی (C) محمد مظفر الدین احمد صدیقی (D) مظفر احمد

2. **مظفر وارثی نے باقاعدہ شاعری کا آغاز کیا۔**

(A) ۱۹۶۰ء میں (B) ۱۹۵۵ء میں (C) ۱۹۴۵ء میں (D) ۱۹۵۰ء میں

3. **مظفر وارثی اصناف سخن کی وجہ سے مشہور ہوئے۔**

(A) حمد و نعت (B) غزل و قصیدہ (C) نعت و منقبت (D) نظم و غزل

4. **مظفر وارثی کی تمام شاعری شائع ہوئی۔**

(A) کلیاتِ وارثی (B) دیوان مظفر (C) کلیاتِ مظفر وارثی (D) کلیاتِ مظفر

5. **حکومت پاکستان نے مظفر وارثی کو ان کے ادبی خدمات کی وجہ سے نوازا۔**

(A)ستارہ جرات (B)اقبال ایوارڈ (C)اکیڈمی ایوارڈ (D)پرائڈ آف پرفارمنس

6. **مظفر وارثی اردو شاعری میں اہم مقام و مرتبہ رکھتے ہیں۔**

(A)واقعاتی شاعری (B)موضوعاتی شاعری (C)افسانوی شاعری (D)رومانی شاعری

7. **مشہور زمانہ نعت "میرا پیغمبر عظیم تر ہے" کہ شاعر ہیں۔**

(A)الطاف حسین حالی (B)مولانا ظفر علی خان (C)علامہ اقبال (D)مظفر وارثی

8. **نظم حمد کا ماخذ ہے۔**

(A) باب حرم (B) نور ازل (C) لا شریک (D) الحمد

9. **زمین و فلک میں جھلک ہے۔**

(A)نور کی (B)روشنی کی (C)خدا کی (D)اسباب کی

10. **ہر سحر پھوٹتی ہے۔**

(A)اجالے سے (B)روشنی سے (C)اذان سے (D)نئے رنگ سے

11. **سبزہ و گل کھلتا ہے۔**

(A)مٹی سے (B)پتھر سے (C)سینئہ سنگ سے (D)نئی امنگ سے

12. **اللہ کی ذات انسان کو ملتی ہے۔**

(A)جستجو سے (B)محنت سے (C)کوشش سے (D)ریاکاری سے

13. **ہر ستارے میں آباد ہے اک**

(A)دنیا (B)آسمان (C)جہاں (D)مخلوق

14. **پتھروں کو اللہ تعالی نے عطا کی۔**

(C)لگن (B)شوق (C)ہمت (D)زباں

15. **انسان کو منصب عطا ہوا۔**

(A) شرافت کا (B) بزرگی کا (C) آدمیت کا (D) حیوانیت کا

16. **اللہ تعالی نے زمین پر انسان کو بخشی ہے۔**

(A)خلافت (B)عبادت (C)عنایت (D)زیبائش

17. **شاعر عنایت کا طلبگار ہے۔**

(A)رزق کا (B)شوق سجدہ کا (C)اسباب کا (D)عرفان کا

18. **خم رہے میرا سر تیری۔**

(A) چوکھٹ پر (B) دہلیز پر (C) مسجد میں (D) عبادت میں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

D	10	C	9	A	8	D	7	B	6	D	5	C	4	A	3	D	2	C	1
				B	18	B	17	A	16	C	15	D	14	C	13	A	12	C	11

LAST HOPE STUDY